سوال

(378) مسجد کے امام اور مؤذن کی تنخواہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مدرسین مبلغین ائمہ مساجد و مؤذنین کو اپنے عہدوں پر تنخواہ لینا جائز ہے؟ اگر جائز ہے تو قرآن واحادیث صحیحہ سے تصریح دکھائی جاوے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مدرسین مبلغین وائمہ مساجد و مؤذنین کو مفت بلامعاوضہ یہ کرم کرنے چاہئیں، لیکن اگر ان کو کوئی شخص یا اشخاص پابند کریں کہ تم فلاں وقت سے فلاں وقت تک یہ کام بطور ملازمت کرنا ہوگا۔ کچھ بھی ہو تم کو ہماری اجازت بغیر ناغہ نہ کرنا ہوگا اور بلا ہماری اجازت اور کوئی کام بھی نان اوقات مین نہ کرنا ہوگا، خصوصاً تم کو مسجد کی حفاظت۔جھاڑو و بھارو پانی بھرنا یا گرم کرنا لازم ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ تو پھر اس صورت میں یہ لوگ صرف مؤذن و مدرس وغیرہ نہ رہے بلکہ ان لوگوں کے نوکر ہوگئے اس صورت میں وہ برابر تنخواہ کے مستحق ہیں۔ جیسے اور قسم کے نوکر و ملازم ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دین کی تعلیم مفت لازم مگر یہ کہاں ہے۔ کہ فلاں شخص کے مکان یا مدرسہ میں اتنے وقت تک روزانہ جاکر درس دینا لازم ہے۔ ایسے ہی اور امور بھی اور جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہ پابندی خلافت بیت المال سے وظیفہ لیا جس میں دینی تعلیم بھی تھی تو مدرسین وغیرہ کو کیوں ناجائز ہو؟ حابس پر محبوس کا نان نفقہ لازم ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو بعض اعمال کو لکھا تھا۔ اعظ الناس علی تعلیم القران۔ (ازالة الخلفاء بروایة بیہقی جلد دوم صفحہ ۱۱۸)

پس مدرسین کو مشاہرہ لینا ثابت ہوا۔ واللہ اعلم (الراقم ابو سعید شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ و صدر موتمر اہل حدیث ہند دہلی)

(الجواب صحیح محمد یونس غفرلہ مفتی مؤتمر اہل حدیث ہند و صدر مدرس مدرسہ میاں صاحب رحمة اللہ علیہ دہلی)

(اہل حدیث گزٹ دہلی جلد نمبر ۹ ش نمبر ۸)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 169